روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 46-81 نمبر 86 | سوموار 26 ذی قعدہ۔1416ھ 15 شہادت 1375 ہش 15 اپریل 1996ء

متقی مصائب سے بچائے جاتے ہیں

لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں بلکہ ان کے پاس جو آجاتا ہے وہ بھی بچایا جاتا ہے۔ مصائب کی کوئی حد نہیں۔ انسان کا اپنا اندر اس قدر مصائب سے بھرا ہوا ہے کہ اس کا کوئی اندازہ نہیں۔ امراض کو ہی دیکھ لیا جاوے کہ ہزارہا مصائب کے پیدا کرنے کو کافی ہیں۔ لیکن جو تقویٰ کے قلعہ میں ہوتا ہے وہ ان سے محفوظ ہے اور جو اس سے باہر ہے وہ ایک جنگل میں ہے جو درندوں سے بھرا ہوا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب گنہگار لوگ جہنم میں ڈالے جاویں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارا ایک ہی گناہ بہت بڑا ہے کہ تم نے خدا پر بدظنی کی۔ اگر بدظنی نہ کرتے تو کامل اور (صاحب ایمان) بن کر آتے۔ حقیقت میں یہ بڑا گناہ ہے۔ جو انسان اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاوے۔ باقی جس قدر گناہ ہیں وہ اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو حقیقی رازق یقین کرے تو پھر چوری' بددیانتی اور فریب سے لوگوں کا مال کیوں مارے؟ افسوس نادان انسان سمجھتا ہے۔ ایہہ جہان مٹھا اگلا کس نے ڈٹھا۔ یہ بھی خداتعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اگر اسے صادق یقین کرتے تو نہ کہتے۔ بلکہ یہ کہتے کہ۔

دنیا روزے چند آخر با خداوند

دنیا کو چند روز یقین کرکے اس کی عمارتوں اور آسائشوں اور ہر قسم کی دولتوں سے دل نہ لگاتے' بلکہ ہروقت موت کے فکر میں لرزاں ترساں رہ کر عاقبت کا خیال کرتے اور اس کا بندوبست کرتے کہ آخر مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ عام طور پر ایک غفلت چھائی ہوئی ہے اور لوگ اس طرح پر مصروف اور دلدادۂ دنیا ہیں۔ گویا انہوں نے کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں اور موت کوئی چیز ہی نہیں یا کم از کم اس کا اثر ان پر کچھ بھی ہونے والا نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 659)

ہر کام کے مقررہ ذرائع کے بغیر بہتر نتائج نہیں نکل سکتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو پیدا کرتے ہوئے ایک قانون مقرر کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر ایک کام کے لئے ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ گویا تمام کاموں کی مثال ایک گاؤں یا ایک مکان کی سی ہے کہ جن تک رسائی ان سڑکوں کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ جو وہاں پہنچنے کے لئے مقرر ہوں۔ جب تک وہاں جانے کا خواہاں ان سڑکوں کو اختیار نہیں کرتا۔ وہاں پہنچ نہیں سکتا۔ بلکہ ادھر ادھر بھٹکتا پھرتا ہے۔

انسان کی نشوونما کے خدا نے کچھ قوانین مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً انسان کے لئے غذا مقرر کی گئی ہے جس سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ اگر انسان چاہتا ہے کہ اس کے جسم کو نشوونما حاصل ہو۔ تو ضروری ہے کہ مناسب غذا استعمال کرے لیکن اگر غذا کی بجائے لاکھ روپیہ کا لباس پہن لے تو اس کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ مگر لاکھ روپے کی بجائے دو پیسہ کے چنے چبائے۔ تو بھوک دور ہو جائے

باقی صفحہ 7 پر

خداتعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم ناصر محمود صاحب آف کینیڈا ابن محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب ناظم ارشاد وقف جدید کا نکاح مورخہ 96-4-11 کو بیت مبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بہمراہ عزیزہ مکرمہ ناصرہ نگہت صاحبہ بنت مکرم چوہدری نذر احمد صاحب (وفات یافتہ) دارالبرکات ربوہ بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔ عزیزہ ناصرہ مکرم انتصار احمد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

تدفین

○ ربوہ۔ 14- اپریل۔ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فیض محمد صادق صاحب لندن کو گذشتہ روز عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ موصوفہ کا جسد خاکی لندن سے ربوہ ان کی بیٹی اور داماد لائے۔ یہاں 13- اپریل کو بیت المبارک ربوہ میں بعد عصر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد صدیق صاحب لائبریرین خلافت لائبریری نے دعا کرائی۔ احباب کرام سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد (دارالعلوم غربی الف) چند دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

15- شہادت 1375 ھش 15 - اپریل 1996ء

ہر شخص سے دوستی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"مجھے افسوس ہوتا ہے کہ جب کثرت سے ایسے خطوط آتے ہیں کہ جن میں دنیا اور اس کی خواہشوں کا ذکر ہوتا ہے۔ اور لکھا جاتا ہے کہ میرے لئے فلاں امر کے لئے دعا کرو۔ میری فلاں آرزو پوری ہو جائے۔ بہت ہی تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو محض خدا کی رضا ہی کو مقدم کرتے ہیں اور اسی کی ہی خواہش اور آرزو کرتے ہیں۔"

اس ارشاد میں ہماری توجہ اس بات کی طرف دلائی گئی ہے کہ دنیا کے کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں اور ان کے لئے انسان دعا بھی کرتا ہے لیکن اصلی کام جس کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ یا کروانی چاہئے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر کے انسان اپنی زندگی بسر کرے اور خدا ہی سے تعلق پیدا کرنے کی اس کے دل میں خواہش پیدا ہو۔ اگر اس بات کو نظر انداز کر دیا جائے تو باقی تمام امور ایسے ہیں جن کے لئے حضرت صاحب نے دعا کروانے کو مناسب نہیں سمجھا۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم سب سے پہلے اس بات کو اہمیت دیں کہ ہماری دعاؤں میں خدا تعالیٰ کی رضا کی خواہش ہو اور ہم یہ آرزو کریں کہ ہم خدا کے نیک بندے بن جائیں ہم خدا کے ہو جائیں اور خدا ہمارا ہو جائے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں:-

"میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو۔ اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہو گا۔ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے۔ لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔"

انسان کسی کے ساتھ ذاتی دشمنی اس لئے رکھتا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس شخص نے اسے نقصان پہنچایا ہے یا وہ اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔ اور یہ بات نہ صرف ذاتی دشمنی پر منتج ہوتی ہے بلکہ اس سے دل میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔ اس شخص کے خلاف جس سے یہ خوف ہو کہ وہ ہمارے ساتھ دشمنی کرتا ہے دل میں برے برے خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یہ سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ دوست ہو تو دنیا کا کوئی شخص دشمنی نہیں کر سکتا اور اگر دشمنی کرنے کی خواہش بھی کرے تو وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم یہ بات سمجھ جائیں تو ہم بجائے اس کے کہ کسی کو اپنا ذاتی دشمن سمجھیں کسی سے کینہ توزی کی عادت کو بروئے کار لائیں۔ خدا تعالیٰ ہی سے محبت پیدا کریں۔ خدا کے ہو جائیں اور خدا کو اپنا بنا لیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً مخلوق کی دشمنی سے ہم کلی طور پر بچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہم ایسا نہ کر سکیں اور خدا کو اپنا دشمن بنا لیں تو پھر ساری دنیا بھی ہماری دوست بن جائے تو ہمیں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق سب سے بڑی اور سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے ہو جائیں۔

تُو تو میرے حال سے ہے باخبر
میں غریبِ شہر ہوں کوتہ نظر
دیکھتا ہوں مَیں، فقط تیری طرف
آ مری نصرت کو تُو شام و سحر

ابو الاقبال

○

میں رونقِ بازار بنوں گا ترے ہاتھوں
خود اپنا خریدار بنوں گا ترے ہاتھوں

میں اپنی سمجھ بوجھ سے بُت پوج رہا ہوں
بدلا تو میں دیندار بنوں گا ترے ہاتھوں

ہے مجھ پہ جدائی میں تری زہد کا غلبہ
تو آئے تو میخوار بنوں گا ترے ہاتھوں

مانا کہ میں اندر سے تہی ہوں مگر اے دوست
گنجینۂ اسرار بنوں گا ترے ہاتھوں

تُو ہے مرا پارس تجھے چُھو لوں تو یقیناً
دلدار کا دلدار بنوں گا ترے ہاتھوں

مجھ ذرۂ ناچیز کی موتی سے ہے نسبت
مَیں ذرۂ ناچیز ہی شہوار بنوں گا ترے ہاتھوں

تُو نے جو مرا ہاتھ نہ تھاما تو یہ سن لے
اک روز گنہگار بنوں گا ترے ہاتھوں

تو مجھ کو سکھائے گا قناعت کے سلیقے
مفلس ہو کہ زردار، بنوں گا ترے ہاتھوں

ہمرنگِ زمیں ہے مرے چہرے کی ملاحت
میں خاک سے گلنار بنوں گا ترے ہاتھوں

تجھ کو تو نسیم اپنے کئے کی نہیں پروا
ڈر ہے کہ میں بیمار بنوں گا ترے ہاتھوں

نسیم سیفی

ٹھیکہ کھال قربانی

○ قربانی کی کھالوں کی خرید کے خواہش مند ٹھیکیداران اپنے ٹینڈر مورخہ 25-اپریل 1996ء تک زیر دستخطی کے نام ارسال کر دیں۔

ٹینڈر مورخہ 27-اپریل 1996ء بوقت پانچ بجے شام دفتر صدر عمومی میں کھولے جائیں گے۔ زیر دستخطی کو اختیار ہو گا کہ ٹینڈر کی وجہ بتائے بغیر منسوخ کر دے۔

شرائط موقع پر طے کی جائیں گی۔ کامیاب ٹھیکیداران کھالیں محلہ جات سے مقررہ مراکز سے خود اٹھانے کا پابند ہو گا۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی دعا کی مقبولیت کی بنیادی شرط بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سب سے پہلے دعا پر ایمان اور یقین پیدا ہو۔ جو شخص بغیر یقین کے دعا مانگتا ہے اس کی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوا کرتی۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی ایسے شخص کی دعا قبول ہو جائے۔ صرف نمونہ کے طور پر اور اس کے دل میں یقین پیدا کرنے کے لئے۔ لیکن قانون کے طور پر اسی شخص کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جس کے دل میں یقین ہوتا ہے۔ کہ خدا میری سنے گا۔ (کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ مضطر کی دعا کون سنتا ہے۔ اور پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے اور مضطر کے معنی عربی زبان میں یہ ہوتے ہیں کہ کسی کو چاروں طرف سے دھکے دے کر کسی طرف لے جائے۔ جو چاروں طرف سے رستہ بند پاکر کسی ایک طرف کو جاتا ہے اسی کو مضطر کہتے ہیں۔ یعنی وہ ہر طرف آگ دیکھتا ہے۔ اپنے دائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے اپنے بائیں دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے اپنے پیچھے دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ اپنے نیچے دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے اپنے اوپر دیکھتا ہے تو اسے آگ نظر آتی ہے۔ صرف ایک جہت اس کے سامنے خدا تعالیٰ والی باقی رہ جاتی ہے۔ اور اسی پر اس کی نظر پڑتی ہے اور سب جگہ اسے آگ ہی آگ دکھائی دیتی ہے مگر صرف ایک طرف اسے امن نظر آتا ہے۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ مضطر کے معنوں میں یقین پایا جانا ضروری ہے۔ مضطر کے صرف یہی معنے نہیں ہیں کہ اس کے دل میں گھبراہٹ ہو۔ کیونکہ گھبراہٹ میں بعض دفعہ ایک شخص بے تحاشا کسی طرف چل پڑتا ہے۔ بغیر اس یقین کے کہ جس طرف وہ جا رہا ہے وہاں امن بھی حاصل ہو گا کہ نہیں۔ بلکہ بعض لوگ گھبراہٹ میں ایسی جگہ چلے جاتے ہیں جہاں خود خطرہ موجود ہوتا ہے اور وہ اس سے بچ نہیں سکتے پس محض اضطراب کا دل میں پیدا ہونا اضطرار پر دلالت نہیں کرتا۔ اضطرار پر وہ حالت دلالت کیا کرتی ہے جب چاروں طرف پناہ کی کوئی جگہ انسان کو نہ نظر آتی ہو۔ اور ایک طرف نظر آتی ہو۔ گویا اضطرار کی نہ صرف یہ علامت ہے کہ چاروں طرف آگ نظر آتی ہو۔ بلکہ یہ بھی علامت ہے کہ ایک طرف امن نظر آتا ہو۔ اور انسان کہہ سکتا ہو کہ وہاں آگ نہیں ہے تو وہی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ جس کے کرتے وقت بندہ اس رنگ میں اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے کہ اسے یقین ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے میرے لئے اور کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ یہی وہ مضطر کی حالت ہے جسے رسول کریم ﷺ نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے۔

تیرے عذاب اور تیری طرف سے آنے والے ابتلاؤں سے کوئی پناہ کی جگہ نہیں۔ کوئی نجات کی جگہ نہیں۔ سوائے اس کے کہ میں سب طرف سے مایوس ہو کر اور آنکھیں بند کر کے تیری طرف آجاؤں۔ تو لا ملجا ولا منجا والی جو بات ہے یہی اضطرار کی کیفیت ہے۔ اور جب خدا نے اپنے کلام میں فرمایا کہ بتاؤ مضطر کی کون سنتا ہے تو مضطر کے معنے یہی ہوئے کہ ایسے شخص کی دعا جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ملجا و منجا نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا ملجا و منجا قرار نہیں دیتا۔ اور (یہاں) (مضطر کی کی دعا کون سنتا ہے جو مجھے پکارتا ہے) درحقیقت اسی کیفیت اضطرار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اضطرار دنیا میں کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اسی لئے یہاں مضطر کا لفظ رکھا گیا ہے۔ جس کے معنے تمام قسم کے مضطر کے ہیں۔ بعض بندے دنیا میں اس قسم کے ہوتے ہیں اور گو حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی ہر مضطر کا علاج ہے مگر اس کے دیئے ہوئے انعام کے ماتحت کوئی بندہ بھی ان کے اضطرار کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ ایک آدمی سخت غریب ہوتا ہے اس کے کپڑے پھٹ جاتے ہیں اور اسے نظر نہیں آتا کہ وہ نئے کپڑے کہاں سے بنوائے۔ ایک امیر آدمی جو بعض دفعہ ہندو ہوتا ہے بعض دفعہ سکھ ہوتا ہے بعض دفعہ پارسی ہوتا ہے۔ اسے دیکھتا ہے اور کہتا ہے تمہارے کپڑے پھٹ گئے ہیں آؤ تمہیں نیا جوڑا بنوا دوں مگر جب یہ ایسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے کہ اس کے لئے کھانا اور پینا حرام ہو جاتا ہے پانی تک اسے ہضم نہیں ہوتا تو ایسی حالت میں وہ امیر آدمی اس کی مدد نہیں کر سکتا۔ بلکہ اگر کوئی طبیب اچھا لائق اور رحمدل ہوتا ہے اور وہ اسے اس حالت میں دیکھتا ہے اور کہتا ہے تمہیں علاج پر پیسہ خرچ کرنے کی توفیق نہیں ہے میں تمہیں مفت دوائی دینے کے لئے تیار ہوں۔ تم میرے پاس رہو۔ اور اپنے مرض کا علاج کراؤ۔ اب اس اضطرار کی حالت میں امیر اس کے کام نہیں آتا۔ بلکہ طبیب اس کے کام آیا۔ جب وہ کپڑوں کے لئے مضطر تھا تو امیر آدمی اس کے کام آگیا۔ مگر جب وہ علاج کے لئے مضطر ہوا تو ایک طبیب اس کے کام آگیا............... تو ایک ہی انسان کے مختلف اضطراروں میں مختلف لوگ اس کے کام آسکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مضطر جب اسے پکارتا ہے اسے کون جواب دیتا ہے۔ مطلق مضطر جس کے لئے کوئی شرط نہیں کہ وہ کسی قسم کا مضطر ہو خواہ وہ بھوکا ہو ننگا ہو۔ پیاسا ہو' بیمار ہو' بوجھ اٹھائے جا رہا ہو۔ کسی قسم کا اضطرار ہو اس کی ساری ضرورتوں کو پورا کرنے والی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(الفضل 18- اپریل 1942ء)

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت صاحبزادی نواب مبارکہ بیگم کے متعلق ستارہ مظفر مزید کہتی ہیں:۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی۔ یہاں تک کہ اگر حضرت اماں جان مناسب تربیت کے لئے کچھ کہتیں تو آپ منع فرماتے۔ اور کہتے اسے کچھ نہ کہو۔ ہمارے گھر چند روز مہمان ہے۔ یہ ہمیں کیا یاد کرے گی۔ آپ کی چارپائی ہمیشہ حضرت صاحب کی چارپائی کے قریب ہوتی سوائے ان دنوں کے جب آپ کو کھانسی ہوتی تو حضرت اماں جان بہلا پھسلا کر ذرا دور بھجوا دیتیں کہ تمہارے ابا کو تکلیف ہو گی۔ مگر آپ جلد ہی ٹھیک ہونے پر آجاتی تھیں۔ یہاں تک کہ وفات کے دن بھی آپ کا بستر حضرت صاحب سے اتنا قریب تھا کہ بس ایک آدمی گزر سکے۔ اور یہ فاصلہ ہمیشہ ہوتا تھا۔ چار سال کی عمر میں آپ ڈر کر حضرت صاحب کی چارپائی پر آجاتیں۔ جب ذرا بڑی ہونے لگیں تو حضرت صاحب نے فرمایا جب بچے بڑے ہونے لگتے ہیں (اس وقت آپ کی عمر پانچ سال تھی) تو پھر بستر میں اس طرح نہیں آگھسا کرتے۔ میں تو اکثر جاگتا رہتا ہوں۔ تم چاہے سو دفعہ مجھے آواز دو میں جواب دوں گا۔ اور پھر تم نہیں ڈرو گی۔ اپنے بستر میں سے ہی مجھے پکار لیا کرو۔ پھر میں نے بستر پر کود کر آپ کو تنگ کرنا چھوڑ دیا۔ جب ڈر لگتا پکار لیتی آپ فوراً جواب دیتے۔

حضرت اماں جان آپ سے بہت محبت و شفقت فرماتی تھیں۔ مگر آخر ماں تھیں۔ وہ تربیت اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ کبھی کبھی کہتی تھیں لڑکیوں کی اتنی ناز برداری اچھی نہیں ہوتی۔ نہ معلوم کسی کی قسمت کیسی ہو۔ آپ فرماتے تم فکر نہ کرو۔ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے۔

اس ناز برداری کا اثر آپ کے بھائیوں نے بھی لیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ

"کوئی ذرا سی بات بھی ایسی یاد نہیں کہ کسی بھائی نے ستایا ہو۔ حضرت بڑے بھائی صاحب کو تو میں بچپن سے ہی حضرت صاحب کی جگہ جانتی تھی۔ جس وقت آپ موجود نہ ہوتے۔ ان کے پاس فریاد کی اور انہوں نے فوراً میرا کہنا مانا"

ایک مرتبہ حضرت صاحب نے کچھ عورتوں کو نصیحت فرمائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو بھی بلا کر سامعین میں شامل کر لیا۔ تاکہ آپ بھی صحبت سے فائدہ اٹھائیں۔

حضرت صاحب دعا پر بہت زور دیا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں۔

"میں بچہ تھی۔ بالکل چھوٹی۔ جب بھی آپ نے مجھے کہا اور کئی بار کہ جب تم آنکھ کھلے کروٹ لیتی ہو اس وقت ضرور دعا کر لیا کرو۔ آپ فرماتی ہیں میں اٹھ نہ سکوں۔ بیمار ہوں کچھ ہو یہ عادت اب تک قائم ہے۔ دعا کرتے کرتے نیند آجاتی۔ آنکھ کھلے تو وہی سلسلہ۔ یہ سب آپ کے الفاظ کی برکت ہے۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ماں باپ بھائی سب کی لاڈلی تھیں۔ سب آپ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک ہمجولی کے ساتھ کھیلنے والی لڑکی نے آپ کا کہنا نہ مانا۔ آپ ناراض ہو گئیں۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب جو ساتھ کھیل رہے تھے ان سے بھی کہا میں اس لڑکی سے نہیں بولتی۔ تم بھی نہ بولنا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب بھول کر اس سے بول پڑے۔ جس کا آپ کو بے حد صدمہ ہوا۔ کہ سانس رک گیا۔ (رونے میں بعض دفعہ بچوں کا سانس رک جاتا ہے) حضرت اماں جان بھاگ کر آئیں۔ گود میں اٹھایا۔ تو روتے ہوئے بتایا میں ایک لڑکی سے خفا تھی میں نے روکا تھا ہائے میرا بھائی ہو کر اس سے کیوں بولا۔ اور پھر رونے لگیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ

حضرت اماں جان نے رونا شروع کیا کسی خاص جذبے کے تحت اور غالباً اس جذبے کے تحت کیونکہ وہ زخم خوردہ تھیں۔ مولویانی صاحبہ (حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی بیوی) نے بھی رونا شروع کیا۔ حضرت صاحب عصر کے بعد باہر تشریف لائے اور یہ نقشہ زاری کا دیکھ کر گھبرا گئے۔ آپ فرماتی ہیں۔

اور اب تک مجھے یاد ہے کہ آپ کہہ رہے تھے کیا مبارکہ کو چوٹ لگی ہے۔ اس کو تکلیف ہے بتاؤ۔ حضرت اماں جان نے اس طرح مجھے گود میں لئے روتے روتے بتایا کہ چوٹ نہیں لگی میں اس لئے رو رہی ہوں کہ یہ بچی جو بھائیوں کے پیار میں کسی کی شرکت برداشت نہیں کر سکتی۔ ایسی پر اگر سوکن آجائے تو یہ کس طرح برداشت کرے گی۔

آپ نے فرمایا اور کافی بلند اور پرجوش تسلی بخش آواز سے کہا اس پر سوکن ہرگز نہیں آئے گی اس بات کا کوئی فکر نہ کرو۔ اور یہ پرشوکت ارشاد بفضل خدا پورا ہوا۔

شادی آپ کی شادی ریاست مالیر کوٹلہ کے رئیس اعظم اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انتہائی مخلص مرید حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان سے ہوئی۔ نکاح حضرت صاحب کی زندگی میں ہوا رخصتانہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد انتہائی سادگی سے ہوا۔ حضرت نواب صاحب کا بیان ہے کہ

"رخصتانہ نہایت سیدھی سادھی طرز سے ہوا۔ مبارکہ بیگم صاحبہ کے آنے سے پہلے مجھ کو حضرت اماں جان نے فہرست جہیز بھیج دی۔ اور

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحمید چودھری

حضرت چودھری غلام حسین صاحب

محترم عبدالحمید صاحب لاہور سے لکھتے ہیں۔

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت دے اور ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے آمین۔

حضرت تایا جان چودھری غلام حسین صاحب کے بارے میں ایک مضمون مرتب کرکے آپ کی خدمت میں بھجوا رہا ہوں۔ میرے خیال میں آپ بھی دارالفضل قادیان میں رہائش پذیر رہے اور یقیناً آپ کو حضرت تایا جان سے ملاقات کرنے کے مواقع ملے ہوں گے۔ وہ ایک نہایت ہی بزرگ انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اگر مناسب سمجھیں تو الفضل میں شائع فرمادیں۔

اپنی دعاؤں میں اس عاجز کو یادرکھیں۔ ڈیڑھ برس قبل مجھے دائیں جانب فالج ہوا تھا۔ اگرچہ Recovery 85% ہوگئی ہے پھر بھی چلنے میں دقت ہوتی ہے اور دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں تکلیف کچھاؤ / اینٹھن رہتی تاہم پھر بھی لکھتا رہتا ہوں۔ اگرچہ لکھنے کی وہ Speed نہیں۔ میں نے جتنے بھی مضامین آپ کی خدمت میں بھجوائے میں نے وہ سب اپنے ہاتھ سے لکھے۔

حضرت چوہدری غلام حسین صاحب میرے تایا تھے۔ وہ 21۔ جنوری 1876ء کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم جھنگ میں حاصل کی تھی میٹرک میں وہ صوبہ بھر میں دوم آئے تھے وظیفہ لے کر مشن کالج لاہور میں داخلہ لیا اور وہاں سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔

لاہور میں جب وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے تو وہاں منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ اور ان کے ایک ساتھی نے انہیں مجبور کرکے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف ایک کتاب لکھوائی جس سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بہت تکلیف پہنچی آپ نے اپنی ایک تحریر میں اسے "الٰہی بخش کے تیر" سے شعروں میں یاد فرمایا ہے منشی الٰہی بخش اور اس کا ساتھی طاعون سے ہلاک ہوگئے اور حضرت تایا جان کو شدید ہیضہ ہوگیا چونکہ خدا نے انہیں ضائع نہیں کرنا تھا آخر صحت یاب ہو گئے اور بالآخر ایک خواب کی بنا پر انہیں قبول احمدیت سعادت حاصل ہو گئی۔ اپنے احمدی ہونے کا واقعہ انہوں نے مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی سے یوں بیان فرمایا تھا کہ "میں مولوی محمد حسین بٹالوی کا زبردست متعقد تھا اور مولوی صاحب احمدیت کے شدید دشمنوں میں تھے۔ میں نے ان ایام میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں کوئی کسرباقی نہیں چھوڑی۔ ایک روز میں نے بڑے جوش سے مولوی محمد حسین بٹالوی سے کہا کہ "حضرت! دل چاہتا ہے کہ یہ روزروز کا قصہ پاک ہو اگر آپ اجازت دیں تو میں قادیان جاؤں اور موقع پاکر مرزا کو قتل کر آؤں تاکہ جھگڑا ہی مٹ جائے" اس پر مولوی صاحب نے جواب دیا کہ "میاں! ہم اس کی بھی کوشش کرچکے ہیں مگر کامیابی نہیں ہوئی" مولوی صاحب کے اس جواب پر مجھے خیال پیدا ہوا کہ جب اتنے بڑے مقتدر اور صاحب اثر شخص کی کوشش بھی مرزا صاحب کو قتل کرانے میں ناکام ثابت ہوئی تو پھر کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ خدائی نصرت ان کے ساتھ ہے۔ بس اس وقت سے میرا دل احمدیت کی طرف مائل ہو گیا اور میں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ شروع کردیا اور خدا کے حضور دعائیں بھی مانگیں جس کے نتیجہ میں ایک خواب دیکھا اور بالآخر مجھے احمدیت کی سعادت ہو گئی مگر افسوس اس بات کا رہا کہ یہ سعادت مجھے بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں حاصل نہ ہوئی۔" آپ نے حضرت امام الثانی کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت تایا جان کی بیعت کرنے کا واقعہ اس خاکسار کو حضرت امام جماعت الثانی نے خود سنایا تھا جب میں انگلستان سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد 2۔ اکتوبر 1958ء کو جابہ (جابہ ضلع خوشاب میں ایک پہاڑی مقام ہے جہاں حضرت امام الثانی گرمیوں کے ایام گزارنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے) میں آپ کی خدمت میں شرف ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ ملاقات کے دوران حضرت امام الثانی نے میری تعلیم اور آئندہ پروگرام کے بارے میں دریافت فرمانے کے بعد میرے والد صاحب اور میرے بڑے بھائی ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی خیریت دریافت کرنے کے بعد فرمایا کہ "جب آپ کے تایا جان بیعت کرنے کے لئے قادیان آئے تو آپ کے ابا جان ان کے آگے آگے چل رہے تھے جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ وہ (میرے والد صاحب) بڑے ہیں لیکن یہ تو ہمیں بعد میں پتہ چلا تھا کہ آپ کے ابا جان اپنے بھائی سے قریباً پندرہ سولہ سال چھوٹے تھے۔"

حضرت تایا جان صاحب رویاء بزرگ تھے۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے اپنی سوانح "حیات قدسی" حصہ چہارم صفحہ 24 پر تحریر فرمایا کہ "امامت ثانیہ کے ابتدائی زمانے کی بات ہے کہ میں لاہور کی احمدیہ بیت میں ایک دن درس سے فارغ ہو کر حلقہ احباب میں بیٹھا ہوا تھا۔ تو اچانک چودھری غلام حسین صاحب انسپکٹر مدارس جو اس سے پہلے میرے واقف نہ تھے اور نہ ہی میں ان کو پہچانتا تھا۔ ہمیں دیکھ کر تشریف لے آئے۔ میں نے ایک شخص کو بھیجا۔ کہ دودھ لے آئے۔ جب وہ شخص دودھ لایا۔ تو میں نے اسے اشارہ کیا کہ ان نووارد صاحب کی خدمت میں پیش کردے اور میں نے چوہدری صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ اس دودھ کو نوش فرما لیں۔ انہوں نے دودھ پی لیا اور فرمانے لگے عجیب بات ہے کہ کل میں نے حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے مجھے دودھ پلایا ہے اور آج میرا جب ادھر سے گزر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ بالکل شیخ سعدی کی شکل میں ہیں اور خواب کے مطابق آپ نے بغیر جان پہچان کے مجھے دودھ بھی پلایا۔

اس واقعہ سے مجھے تعجب ہے کہ خواب اور بیداری میں ایک ہی جیسا واقعہ ظاہر ہوا"

ڈیرہ غازی خان میں ملازمت کے دوران کئی واقعات انہیں پیش آئے جن میں سے ایک واقعہ یہ تھا کہ ڈیرہ غازی خان کے قریب واقع بستی رنداں کو دریا سندھ نے "ڈھاہ" (کٹاؤ) لگانا شروع کردیا چنانچہ اس صورت حال سے گھبرا کر بستی رنداں کے چند احمدی دوست حضرت ملک رسول بخش صاحب اوورسیئر (والد ماجد مکرم کرنل (ر) بشارت احمد صاحب ڈیفنس سوسائٹی لاہور) کی ہمراہی میں حضرت تایا جان کے پاس گئے اور انہیں تمام صورت حال سے آگاہ کرنے کے بعد انہیں دعا کرنے کے لئے کہا۔ حضرت تایا جان اسی وقت ان احباب کے ہمراہ بستی رنداں تشریف لے گئے اور دریا سندھ کے کنارے سجدہ میں چلے گئے جو اتنا لمبا ہو گیا کہ وہاں موجود تمام حاضرین کو فکر لاحق ہوئی کہ کہیں خدانخواستہ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز ہی نہ کرگئی ہو۔ چنانچہ ملک رسول بخش صاحب ان کی دھڑکن سننے کے لئے زمین پر لیٹ گئے اس کے تھوڑی دیر بعد انہوں نے سجدہ سے سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے۔ اسی وقت دریا سندھ کا رخ بستی رنداں سے دور ہونا شروع ہو گیا۔ بقول کرنل (ر) بشارت احمد صاحب کے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف بستی رنداں کو دریا برد ہونے سے بچالیا بلکہ آج تک بستی کو دریا برد ہونے کا کوئی خطرہ نہیں۔

آپ محکمہ تعلیم میں ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے تھے۔ وہ نہایت صلح کل بے تعصب اور مرنجاں مرنج قسم کے افسر تھے۔ ہندو اور مسلمان مدرسین سے بالکل ایک جیسا سلوک کرتے تھے۔ ساری عمر کسی مدرس کو ان کی زبان یا قلم سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ماتحتوں سے شیریں بیانی۔ مہربانی اور نرمی سے پیش آتے تھے۔ کسی سے کوئی شکایت بھی پیدا ہوتی تو نہایت لطیف پیرائے میں اس کو توجہ دلاتے تھے۔ ایک مرتبہ کرنال کے دیہات کا دورہ کرتے ہوئے اچانک گاؤں کے سکول میں جو پہنچے تو مدرس صاحب غائب تھے ان کا حقہ میز رکھا ہوا تھا اور طلباء پڑھائی میں مصروف تھے انہوں نے ڈھونڈ کر لاگ بک نکالی اور اس پر اپنے معائنہ کی کیفیت اس طرح لکھی "میں معائنہ کے لئے سکول میں گیا۔ مدرس صاحب کو کوئی بہت ضروری کام پیش آگیا تھا۔ وہ اپنے نائب کو سارا کام سپرد کرکے کہیں تشریف لے گئے تھے اور نائب کی موجودگی میں لڑکے نہایت باقاعدگی اور خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں مصروف تھے" (نائب سے مراد وہ حقہ تھا جو مدرس صاحب جاتے ہوئے اسے میز پر رکھ گئے تھے۔)

حضرت تایا جان اپنی ملازمت کے دوران اضلاع کرنال 'لدھیانہ 'فیروزپور اور ڈیرہ غازی خان کے امیر جماعت رہے۔ 1932ء میں ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد دارالفضل قادیان میں اپنا مکان بنوا کر تقسیم ملک تک مقیم رہے۔ 1947ء میں اپنے آبائی وطن جھنگ شہر میں رہائش اختیار کی۔ آپ نے 24۔ جنوری 1950ء کو وفات پائی۔ میرے والد صاحب نے اپنے سوانح محمد حسین میں اپنے بھائی کی شخصیت کے بارے میں تحریر فرمایا ہے کہ "برادر موصوف نہایت صاحب فراست 'بااخلاق 'متقی 'عالم باعمل 'بردبار 'ذکی الطبع غرباء کے ہمدرد 'یتیم پرور امیر ہو کر فقیر منش 'فرمانبردار بیٹے 'مہربان بھائی اور شفیق باپ تھے غرضیکہ آپ کا وجود احمدیت کا ایک اعلیٰ نمونہ تھا۔"

اللہ نے انہیں پانچ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا تھا۔ جن میں سے دو بیٹے مکرم لیفٹننٹ کرنل (ر) جی۔ ایم۔ اقبال گلبرگ لاہور' چودھری عبدالشکور صاحب۔ نواں شہر ملتان' محترمہ محمودہ سعدی اور چھوٹی بیٹی محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام نوبل لاریٹ بقید حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت تایا جان کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے۔

سینما اور اخلاق

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے سینما کے متعلق فرمایا۔

بعض لوگوں کے منہ سے یہ بات بھی نکلی ہے کہ سینما کی ممانعت دس سال کے لئے ہے انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ برائی کا تعلق دس سال یا بیس سال سے نہیں ہوتا۔ جس چیز میں کوئی خرابی ہو۔ وہ کسی میعاد سے تعلق نہیں رکھتی۔ اس طرح تو میں نے صرف آپ لوگوں کی عادت چھڑا دی ہے۔ اگر میں پہلے ہی یہ کہہ دیتا کہ اس کی ہمیشہ کے لئے ممانعت ہے تو بعض نوجوان جن کے ایمان کمزور تھے۔ اس پر عمل کرنے میں تامل کرتے۔ مگر میں نے پہلے تین سال کے لئے ممانعت کی اور جب عادت ہٹ گئی پھر مزید سات سال کے لئے ممانعت کردی۔ اور اس کے بعد چونکہ عادت بالکل ہی نہیں رہے گی۔ اس لئے دوست خود ہی کہیں گے کہ جہنم میں جائے سینما۔ اس پر پیسہ ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ص85-1939ء)

اسی طرح حضرت صاحب نے فرمایا۔

باقی صفحہ 5 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

سائنسی آگہی

اس بات سے تو انکار ہی نہیں کیا جا سکتا کہ انسان اس دنیا میں آیا ہے ہمیشہ سے یہاں موجود نہیں ہے۔ کوئی نہ کوئی وقت تو ایسا تھا جب وہ اس دنیا میں آیا۔ اگرچہ کہا نہیں جا سکتا کہ وہ کب آیا۔ اس کے متعلق سائنس دان ہمیشہ اندازے لگاتے رہتے ہیں۔ تجربے کرتے ہیں۔ تجزیے کرتے ہیں اور پھر اپنے اندازوں کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ یہ دنیا ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی اس دنیا میں انسان کا نام و نشان بھی نہ رہے گا۔ لیکن انسانی زندگی کے ارتقاء کے متعلق یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا انسان کس حالت میں اس دنیا میں آیا اس نے کس رنگ میں ترقی کی۔ حال ہی میں سائنس کے ایک جریدے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ غیر افریقی انسانوں کا بابائے آدم بھی افریقی انسان تھا۔ جب ہم نے یہ بات سنی تو ہمیں ایک نائیجیرین دوست کی بات یاد آگئی۔ اس نے کہا تھا کہ انسان کا اصل رنگ تو سیاہ ہے جو لوگ سفید ہیں دراصل ان کا سیاہ رنگ بلیچ کر کے سفید بنا دیا گیا ہے۔ بلیچ کس نے کیا۔ کب کیا اور کس طرح کیا۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ لیکن سائنس اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ غیر افریقی لوگ بھی شروع میں سیاہ فام تھے۔ کیونکہ ان کا بابائے آدم افریقی تھا۔ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ سال پہلے وہ شخص اور اس کے ساتھی براعظم افریقہ سے ہجرت کر کے دوسرے ملکوں میں چلے گئے تھے۔ وہاں جا کر ان کا رہن سہن بدلا ان کی عادات بدلیں اور ان کا رنگ بھی بدلا اور اپنے اپنے علاقے کے مطابق ان کا رنگ سفید یا بھورا ہوتا چلا گیا۔ امریکہ جنوبی افریقہ کے سائنس دانوں نے مل کر انسانی خلئے کے تجزیے کئے اور یہ معلوم کر لیا ہے کہ اب افریقنوں اور غیر افریقنوں میں غیر معمولی فرق پایا جاتا ہے۔ اگرچہ آغاز کار میں یہ ایک ہی تھے۔ یہ فرق حالات عادات اور دوسری ایسی ہی چیزوں جن کا تعلق رہن سہن سے ہے۔ کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ جوہنس برگ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر نے کہا ہے کہ انہوں نے دنیا کے مختلف خطوں میں بسنے والے انسانوں کے خون کے نمونے لے کر تجزیہ کیا ہے۔ اور اب انہیں جو ان میں فرق نظر آتا ہے وہ دراصل ان کی آپس میں جدائی کے بعد رہن سہن کے طریق بدلنے کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں کہتے ہیں کہ الگ الگ ہونے سے پہلے یہ ساٹھ سے 80 ہزار سال تک افریقہ ہی میں رہائش پذیر تھے اتنا عرصہ وہاں رہنے کے بعد یہ الگ ہو گئے اور ان کی زندگی کے مختلف شعبوں میں مختلف حالات پیدا ہونے کی وجہ سے ان کی جسمانی ساخت میں بھی فرق آگیا۔ اس نئی تحقیق

باقی صفحہ 7 پر

حضرت میاں نور محمد صاحب کھوکھر

امیر پور ضلع ملتان۔ بیعت 15۔ اگست 1907ء وفات 28۔ اکتوبر 1949ء عمر 74 سال

میاں نور احمد صاحب مدرس مدرسہ امدادی بستی وریام کملانہ ڈاک خانہ ڈب کلاں تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ جن کا ذکر حضرت بانی سلسلہ نے حقیقۃ...... کے نشان نمبر 141 میں فرمایا ہے آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔ میاں نور احمد صاحب نے آپ کو حق پانے کے لئے دعا کا طریق بتایا اس کے نتیجہ میں آپ کے دل میں حضرت بانی سلسلہ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا اور آپ مولوی محمد فاضل صاحب احمدی کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے۔ چار پانچ روز بیت مبارک میں حضرت صاحب کے ساتھ عبادت با جماعت ادا کی۔ 15۔ اگست 1907ء کو بوقت عصر حضرت صاحب تشریف لائے تو آپ بیعت کے لئے آگے بڑھے۔ بیعت کے بعد حضرت صاحب نے ان سے ملتان کے کوائف دریافت فرمائے اور پوچھا کہ اس طرف سلسلہ کی مخالفت کثرت سے نہیں۔ آپ نے عرض کیا بہت لوگ مخالف ہیں۔ اس پر حضرت بانی سلسلہ نے ایک روح پرور تقریر فرمائی جس کے آخری الفاظ یہ تھے:-

"خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھو کہ جہاں ہماری مخالفت میں زیادہ شور اٹھا ہے وہاں ہی زیادہ جماعت تیار ہوئی ہے۔ جہاں مخالفت کم ہے وہاں ہماری جماعت بھی کم ہے۔"

حضرت صاحب کی یہ تقریر مع کوائف ملتان الحکم 24۔ اگست 1907ء میں چھپ چکی ہے۔

میاں نور محمد صاحب غریبوں کے ہمدرد اور منکسر المزاج تھے۔ آخر شب کی عبادت کے پابند تھے حضرت بانی سلسلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے اکثر آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بے انتہا محبت تھی۔ ترقی احمدیت' و درویشان قادیان اور مربیان سلسلہ اور خاندان حضرت بانی سلسلہ کے لئے درد دل سے دعائیں کیا کرتے تھے۔ گنگارام ہسپتال لاہور میں فوت ہوئے۔ جنازہ حضرت امام الثانی نے پڑھایا اور تدفین قبرستان ربوہ میں ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 14 ص 89)

ریاض احمد چوہدری

میرا خاندان

میرے والد صاحب حافظ عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے۔ میری والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بھی رفیقہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھیں۔ برادرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقف زندگی وکیل المال اول تحریک جدید کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ برادرم چوہدری بشارت احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی میں قائد خدام اور راولپنڈی اور کراچی میں بطور صدر حلقہ رہ چکے ہیں برادرم چوہدری شمشاد احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی کے قائد خدام رہے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سلطانی حیدری بیگم صاحبہ نے قادیان میں بچوں اور بچیوں کو کلام الٰہی پڑھانے کی توفیق پائی۔ ان کے میاں مکرم بشیر احمد وینس صاحب نے پارٹیشن کے بعد مردان کی جماعت میں نائب امیر کے علاوہ جماعت کے حسابات کی نگرانی کی۔ ان کا ایک بیٹا شریف احمد وینس قائد مجلس خدام مردان رہ چکا ہے۔ انہیں اسیر راہ مولا ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ خاکسار کی دوسری ہمشیرہ محترمہ اقبال حیدری صاحبہ راولپنڈی کے حلقہ صدر کی صدر لجنہ کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ ان کے میاں محترم ڈاکٹر محمد احسن خان صاحب جماعت کے امین کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ خاکسار ریاض احمد چوہدری کو اللہ کے فضل سے سیالکوٹ چھاؤنی کے خدام کے قائد' مجلس ربوہ میں منتظم تحریک جدید اور راولپنڈی میں سید پوری گیٹ کا منتظم اطفال۔ ناظم مجلس اطفال۔ سیکرٹری مال وغیرہ کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ خاکسار کے سمدھی جناب شیخ عبدالمجید صاحب کو جماعت احمدیہ راولپنڈی میں بطور سیکرٹری مال کام کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار کے سمدھی چوہدری فضل الدین صاحب مجلس انصار اللہ دار الرحمت غربی میں منتظم مال کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ خاکسار کے خسر مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب دہلوی دو آئمہ جماعت کے افسر حفاظت کی حیثیت سے اہم ذمہ داریاں ادا کرتے رہے۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نعیمہ شکور صاحبہ لجنہ اماء اللہ صدر غربی کی صدارت کے فرائض ادا کرتی رہی ہیں۔ ان کے میاں عبدالشکور چشمے والے اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز حاصل کر چکے ہیں۔ خاکسار کی بھتیجی شاہدہ منصور بنت ڈاکٹر رشید احمد صاحب نے ربوہ میں اپنے حلقہ میں صدر لجنہ اور کراچی میں بھی صدر لجنہ کام کرنے کی توفیق پائی۔

خاکسار کے بھتیجے عزیزم ظفر احمد سرور ولد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے زندگی وقف کی۔ نائیجیریا رہ چکے ہیں۔ آجکل امریکہ میں ہیں۔ برادرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کو بھی سرگودھا کے خدام الاحمدیہ کے قائد اور قائد ضلع کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ برادرم چوہدری ذوالفقار احمد صاحب راولپنڈی ضلع میں نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور اب راولپنڈی ضلع میں نائب زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ مکرم چوہدری عبدالباری صاحب کو زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی اور بطور ناظر مال صدر انجمن احمدیہ کے فرائض سرانجام دیئے۔ محترم ڈاکٹر اقبال احمد صاحب کو مظفر گڑھ میں بطور امیر جماعت و ضلع کی حیثیت سے کام کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم مکرم مبشر احمد دہلوی جرمنی کے امیر اور آجکل افسر جلسہ سالانہ ہیں۔ خاکسار کے خالو مکرم غلام رسول صاحب آف لنگے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ موصوف کو حضرت صاحب کے ساتھ سفر پر جانے کا بھی اتفاق ہوا۔ آپ کے بڑے بیٹے ڈاکٹر فضل الحق وینس کو بھی صدر جماعت احمدیہ کی حیثیت سے کام کرنے کی توفیق ملی۔

بقیہ صفحہ 4

سینما کے متعلق میرا خیال ہے کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانے کے لوگوں کو گویا بنا دیا ہے اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔ میں ادبی رسالے وغیرہ دیکھتا رہتا ہوں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ سینما کے شوقین اور اس سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کے مضامین میں ایسا تمسخر ہوتا ہے اور ان کے اخلاق اور ان کا مزاج ایسا گندہ ہوتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ سینما والوں کی غرض تو روپیہ کمانا ہے۔ نہ کہ اخلاق سکھانا اور وہ روپیہ کمانے کے لئے ایسے لغو اور بے ہودہ افسانے اور گانے پیش کرتے ہیں کہ جو اخلاق کو سخت خراب کرنے والے ہوتے ہیں اور شرفاء جب ان میں جاتے ہیں تو ان کا مزاج بھی بگڑ جاتا ہے۔ اور ان کے بچوں اور عورتوں کا بھی جن کو وہ سینما دیکھنے کے لئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرا منع کرنا تو الگ رہا اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی صاحب ایمان کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہئے۔

(الفضل 12۔ دسمبر 1944ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی لبنان پر اسرائیل کا حملہ

اسرائیل نے جنوبی لبنان پر شدید حملہ کر دیا ہے۔ اسرائیل کے فوجیوں نے اس علاقے میں موجود لوگوں کو لاؤڈ سپیکر کے ذریعے چار گھنٹے کے اندر دیہات خالی کرنے کا الٹی میٹم دیا اور اس الٹی میٹم کے ختم ہونے کے فوراً بعد توپوں اور ٹینکوں کے گولوں کے ذریعے شدید بمباری شروع کر دی۔ اسرائیل کی فوج نے لبنان کے دارالحکومت بیروت پر بھی گزشتہ روز حملہ کیا تھا جس سے چار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر بطروس غالی نے اسرائیل کے ان حملوں کی مذمت کی ہے۔

اسرائیل کا یہ حملہ جنوبی لبنان کے دیہاتوں سے شیعہ تنظیم حزب اللہ کی طرف سے کی جانے والے کارروائیوں کا جواب ہے۔ یہ تنظیم شیعہ مذہبی انتہا پسندوں پر مشتمل ہے اور اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو ایران کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ اس تنظیم کے حملوں کی تائید و حمایت کا الزام شام پر بھی لگایا جاتا ہے۔

یہ تنظیم لبنان کے ان جنوبی علاقوں میں واقع دیہات سے اسرائیل پر حملے کرتی رہتی ہے اور اسرائیل کے کئی باشندے ان حملوں کے نتیجے میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ حزب اللہ کے ان مسلسل اور متواتر حملوں کا جواب دینے کے لئے اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز پر سخت دباؤ تھا۔

اسرائیل میں عام انتخابات کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اسرائیل کے وزیراعظم کے اس حملے کا مقصد اپنی سیاسی حمایت کو مضبوط بنانا بھی ہے۔ کیونکہ ان حملوں سے اسرائیل کے عوام سخت تنگ ہیں اور ان کا سخت جواب چاہتے ہیں۔ اسرائیل کے یہ حملے پچھلے 14 سال میں شدید ترین حملے ہیں۔

لبنان کے وزیراعظم مسٹر رفیق حریری نے ان حملوں پر اپنی بے بسی ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ لبنان کے پاس ایسی کوئی فوج نہیں ہے جس سے ان کا جواب دیا جا سکے۔ جب ان سے کہا گیا کہ حزب اللہ کو جوابی حملے جاری رکھنے چاہئیں تو انہوں نے کہا کہ اس سے اس مسئلے کا حل برآمد نہیں ہو گا بلکہ جواب در جواب کا شیطانی چکر جاری رہے گا اور صورت حال مزید خراب ہو جائے گی۔

اس وقت اسرائیل کو ایک طرف فلسطینی انتہا پسندوں کے بموں کے حملوں کے سامنا ہے اور دوسری طرف شیعہ انتہا پسند مسلمانوں کی تنظیم حزب اللہ کے حملے جاری ہیں۔

شام کی طرف سے ان حملوں کی کبھی مذمت نہیں کی گئی کیونکہ شام جانتا ہے کہ اسرائیل کو اپنی مرضی کے امن سمجھوتے پر راضی کرنے کے لئے یہ حملے بڑے کارگر ثابت ہو سکتے ہیں۔

ایران پر دہشت گردی کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان میں ایک اہم الزام حزب اللہ کی پشت پناہی بھی ہے۔ ایران کی طرف سے اس تنظیم کو سیاسی امداد اور اخلاقی امداد کے علاوہ مادی اور اسلحی امداد بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اور ایران کے اسی قسم کے اقدامات کی وجہ سے ایران کو دہشت گرد قرار دیا جاتا ہے۔

○○○

یورپی سیاح کس کے پاس ہیں؟

ایک سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی ایک مسلح تنظیم نے جو اپنا نام الفاران بتاتی ہے یورپی ممالک کے چھ سیاحوں کو اغوا کیا تھا اور ان کے بدلے میں اپنے بعض قیدی ساتھیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن بھارتی حکومت نے ان کا کوئی بھی مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔

ان چھ میں سے ایک سیاح بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ ایک سیاح کو الفاران نے اپنے مطالبات تسلیم نہ کئے جانے کی صورت میں ہلاک کر دیا۔ باقی چار میں سے تین کے متعلق الفاران نے اب بیان دیا ہے کہ ان کو انہوں نے بھارتی فوج کے حوالے کر دیا تھا۔ جبکہ ایک سیاح فوجی کارروائی کے بعد سے لاپتہ ہے۔

تاہم بھارتی افواج نے ان سیاحوں کے اپنے پاس ہونے سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔ ماضی میں ایک بار یہ خبر بھی ملی تھی کہ الفاران نے ان سیاحوں کو آزاد کر دیا ہے اور وہ پہاڑوں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

پاکستان نے الزام لگایا تھا کہ بھارتی حکومت کی ایجنسیوں نے ان سیاحوں کو خود اغوا کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ کشمیری مجاہدین آزادی کی جدوجہد کو مغربی ممالک میں بدنام کیا جائے۔ پاکستان نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کا الفاران سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

کشمیر میں جو حریت پسند مسلح تنظیمیں سرگرم عمل ہیں ان میں الفاران کا نام اس واقعہ سے پہلے کسی نے نہیں سنا تھا۔ آل کشمیر حریت کانفرنس نے بھی، جو کشمیری مجاہدین کی تنظیموں کا مشترکہ ادارہ ہے ان سیاحوں کو اغوا کرنے کی مذمت کی تھی اور اس واقعے سے لاتعلقی کا اعلان کیا تھا۔

کئی ماہ ان سیاحوں کے بارے میں خاموشی اور لاعلمی رہی اور اب ایک بار پھر ان کا ذکر سننے میں آ رہا ہے۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات

بھارت کے عام انتخابات کے ساتھ ساتھ مقبوضہ کشمیر میں بھی انتخابات کرانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ کشمیری مجاہدین کی تنظیموں نے ان انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کشمیر کی آخری حکمران جماعت نیشنل کانفرنس نے بھی ان انتخابات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کشمیر کی 1953ء سے پہلے کی صورت حال بحال کی جائے۔ لیکن بھارتی حکومت کے ساتھ ان کے مذاکرات ناکام رہے۔ اگرچہ مسلم کانفرنس کا ایک حصہ ان انتخابات میں حصہ لینا چاہتا تھا لیکن نیشنل کانفرنس کے سربراہ اور مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے، جو مشہور کشمیری لیڈر شیخ عبداللہ کے صاحبزادے ہیں، انتخابات میں حصہ نہ لینے کا اعلان کر دیا۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے انتخابات میں حصہ لینے والے تمام امیدواروں کو مختلف جگہوں پر حفاظتی اقدامات کے تحت رکھا ہوا ہے تاکہ ان کو مجاہدین کے حملوں سے بچایا جا سکے۔ اس کے علاوہ ان کو انتخابی مہم چلانے کے لئے سرکاری ذرائع بھی مہیا کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر کرشنا راؤ نے انتخابات کی تیاری کے لئے مختلف مقامات کا دورہ کیا اور کہا کہ سرکاری انتظامیہ انتخابات کرانے کے لئے تیار ہے۔

○○○

بھارت کے عام انتخابات

بھارت میں عام انتخابات کی مہم شروع ہو چکی ہے۔ بھارت کا الیکشن کمیشن ایک آزاد ادارہ ہے اور پاکستان کے الیکشن کمیشن کے مقابلے میں بہت زیادہ اختیارات کا مالک ہے۔ بھارتی الیکشن کمیشن نے انتخابی مہم کے دوران سرکاری طیاروں اور ٹرانسپورٹ کے استعمال پر پابندی لگا دی ہے صرف وزیراعظم کو سیکیورٹی وجوہات پر سرکاری طیارے استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

بھارت کی بڑی اپوزیشن پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے پر تنقید کی ہے اور کہا ہے اگر وزیراعظم کو اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے تو قائد حزب اختلاف کو بھی اس سے مستثنیٰ کیا جائے اور انہیں بھی طیارے استعمال کرنے کی اجازت دی جائے۔

بھارت میں رائے عامہ کے جائزوں سے یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ کسی ایک پارٹی کو الیکشن میں پارلیمنٹ میں اکثریت حاصل نہ ہو سکے گی۔ لہٰذا کانگرس یا بی جے پی میں سے جو بھی کوئی زیادہ سیٹیں حاصل کرے گا اسے دیگر چھوٹی پارٹیوں کی حمایت حاصل کر کے حکومت بنانی ہو گی۔ ملک کے وزیراعظم کے لئے جو دو نام متوقع ہیں وہ کانگرس کے وزیراعظم مسٹر نرسیماراؤ اور بی جے پی کے مسٹر اٹل بہاری باجپائی ہیں۔ پہلی بار مسٹر باجپائی کو کامیابی کی امید بندھی ہے۔

○○○

بنگلہ دیش کی انتخابی مہم

بنگلہ دیش نے بھارت کی فوجی مداخلت سے 1971ء میں پاکستان سے علیحدگی اختیار کر کے "آزادی" حاصل کی تھی۔ اس کے فوراً بعد بنگلہ دیش اور بھارت میں دوستی کے تحت دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا ایک طویل المدت سمجھوتہ کیا گیا تھا۔ اس سمجھوتہ کی مدت 25 سال تھی جو اگلے سال ختم ہو رہی ہے۔ اس میں بھارت کو غیر معمولی رعایتیں دی گئیں جن سے بھارتی ہندوؤں نے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بنگلہ دیش کی معیشت کو نقصان پہنچا۔ لیکن اب بنگلہ دیش کی بھارت سے دوستی میں نہ صرف یہ کہ ماضی کی سی گرمجوشی نہیں رہی بلکہ واضح طور یہ دوستی ختم ہو کر نفرت اور دشمنی کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہے۔

بنگلہ دیش کی سابق وزیراعظم مسز خالدہ ضیاء نے کہا تھا کہ عوامی لیگ دوبارہ برسراقتدار آ کر بھارت کے ساتھ دوستی کے اس معاہدے کے تجدید کرنا چاہتی ہے۔ یہ بنگلہ دیش کے خلاف ایک سازش ہے اور یہ کہ ان کی پارٹی کبھی ایسا نہیں ہونے دے گی۔

اب عوامی لیگ کی سربراہ اور بابائے بنگلہ دیش شیخ مجیب الرحمٰن کی صاحبزادی شیخ حسینہ واجد نے بھی اعلان کر دیا ہے کہ اگر ان کی پارٹی برسراقتدار آئی تو وہ بھارت کے ساتھ دوستی کے معاہدے کی تائید نہیں کریں گے۔ شیخ حسینہ کا یہ اعلان بتا رہا ہے کہ بنگلہ دیش میں بھارت کے خلاف کس حد تک مخالفانہ جذبات موجود ہیں۔ اور بھارت کے ساتھ دوستی کے معاہدے کے لئے کوئی بھی تیار نہیں۔ یہ تاریخ کا وہ انتقام ہے جو بھارت سے بنگالیوں کی دوستی کے نتیجہ میں بنگلہ دیش کے قیام کی صورت میں سامنے آیا۔ بھارت نے بنگلہ دیش کے قیام یعنی سابقہ مشرقی پاکستان کی پاکستان سے علیحدگی میں کلیدی ادا کر دیا تھا۔ لیکن اب بنگلہ دیش کے عوام کا دل بھارت کی دوستی سے بھر چکا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

دو بجے حضرت اماں جان مبارکہ بیگم صاحبہ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے مکان پر ان سیڑھیوں کے راستے سے جو میرے مکان اور حضرت صاحب کے مکان کو ملحق کرتی تھیں تشریف لائیں۔ میں چونکہ بیت الحمد میں تھا۔ اس لئے ان کو بہت انتظار کرنا پڑا۔ اور جب بعد (عبادت) کے آیا تو مجھ کو بلا کر مبارکہ بیگم صاحبہ کو بایں الفاظ نہایت درد بھری آواز سے کہا کہ میں اپنی یتیم بیٹی کو تمہارے سپرد کرتی ہوں اس کے بعد ان کا دل بھر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

آیا اور فور اسلام کہہ کے تشریف لے گئیں۔
اگلے دن قادیان کے تمام احمدیوں اور قصبہ کے بعض عمائدین کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ حضرت نواب صاحب آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:-
"میں نے ان میں حسن سیرت و حسن صورت دونوں کو پایا۔ لیاقت علمی بھی ہے اور روحانی لحاظ سے بھی حالت معزز ہے۔ کس باپ کی بیٹی ہے۔ پس نہایت پیارا انداز اور عجب دلکش طبیعت ہے۔ محبت کرنے والی بیوی ہیں۔ پھر مجھ کو کیوں محبوب نہ ہوں۔

اولاد اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔ نواب محمد احمد خان صاحب' نواب مسعود احمد خان صاحب' صاحبزادی منصورہ بیگم صاحبہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ' صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ۔

بقیہ صفحہ 5

کے پیش نظر یہ کہا جا رہا ہے کہ انسان کی زندگی کے ارتقاء سے متعلق اب نئے پہلو روشن ہوں گے۔ اور ہم زیادہ بہتر طریق پر یہ سمجھ سکیں گے کہ انسان اس دنیا میں کس طرح آیا اور اس نے کس کس طرح اپنی زندگی کو بدلتے ہوئے موجودہ حالت اختیار کی۔ جہاں تک اس کی دوسری حد کا تعلق ہے یعنی اس وقت کا جب قیامت آجائے گی اور اس دنیا میں کوئی انسان زندہ باقی نہیں رہے گا۔ اس کے متعلق تو غالباً اندازے لگانا بھی آسان بات نہیں۔ اور چونکہ آسانی سے اندازے نہیں لگائے جاسکتے اسی لئے اردو زبان میں یہ محاورہ بھی آگیا۔ آپ مرے جگ پرلو۔ یعنی جس روز کوئی شخص مرتا ہے اس کے لئے اسی دن قیامت برپا ہو جاتی ہے۔ ہم ایسی قیامت کا ذکر نہیں کر رہے بلکہ اس قیامت کا ذکر کر رہے ہیں جب ساری دنیا فنا ہو جائے گی۔

بقیہ صفحہ 1

گی۔ اس طرح اگر مقوی سے مقوی اور اعلیٰ سے اعلیٰ غذائیں کھائے اور خیال کرے کہ ان سے اس کا جسم ڈھنپ جائے گا۔ تو یہ غلطی ہوگی۔ ستر ڈھانپنے کے لئے قیمتی اور اعلیٰ غذا کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے صرف 2 گز یا اس سے بھی کم قیمت کا کپڑا ہو تو اس سے ستر ڈھنپ جائے گا۔
اسی طرح عورت روٹی پکاتی ہے اگر وہ روٹی پکانے کی بجائے کوئی اور کام کرتی رہے۔ یا کسی چیز پر کوئی رقم یا اپنا وقت صرف کردے اور خیال کرے کہ اس کی روٹی پک گئی ہوگی تو یہ اس کی غلطی ہوگی اور ایسی غلطی کرنے والی عورت کوئی نہ ہوگی۔

اسی طرح اگر ایک زمیندار بجائے ہل چلانے کے سارا دن ڈنڈ پیلتا رہے یا ٹوکریاں اٹھا کر ادھر سے ادھر پھینکتا رہے۔ اور سمجھ لے کہ میں نے اتنی محنت کی ہے۔ اس لئے چاہئے کہ میرا کھیت تیار ہو جائے اور مجھے اناج مل جائے۔ تو اس کا یہ خیال خام ہوگا۔
کھیت میں دانہ اگانے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے کھیت میں ہل چلایا جائے اور پھر قاعدہ سے بیج ڈالا جائے اور اس میں مناسب وقت پانی دیا جائے تو کھیت تیار ہو گا لیکن اگر پانی کی بجائے اعلیٰ درجہ کی قیمتی شراب کے خم کے خم اس کھیت میں لنڈھا دے تو کبھی اس کا کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔
پس ہر ایک کام کے لئے قدرت نے کچھ ذرائع مقرر فرمائے ہیں۔ جب تک انسان ان قواعد پر عمل پیرا نہ ہو اس وقت تک اس کی کوشش کے نتائج بر آمد نہیں ہو سکتے۔
(از خطبہ 18۔ جنوری 1924ء)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مفصل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30567 میں ملیحہ ثمین بنت شیخ محمد لطیف قوم شیخ پیشہ ماہر فن تعمیر عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 254 این بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 94-9-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ دو کنال واقع
Hespak CO Operative Housing Society
مالیتی چار لاکھ روپے کا 1/2 حصہ دو لاکھ روپے اس کے علاوہ ایک اور ہاؤسنگ سکیم میں ہم تین بہن بھائی حصہ دار ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ملیحہ ثمین 254 این بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر1 نوید اظہر شیخ برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد انور واہلہ وصیت نمبر 23857۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم شفیق احمد شاہد صاحب ابن مکرم حفیظ احمد شوکت صاحب محلہ رحمان کالونی ربوہ تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ مورخہ 96-4-13 اچانک پیٹ میں شدید درد کے باعث فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کیا گیا۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم بابو احمد دین صاحب گوجرانوالہ لمبے عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عمر دین صاحب محلہ دار النصر شرقی ربوہ 87 سال کی عمر میں مورخہ 96-3-25 رات 11 بجے قضائے الٰہی سے رحلت فرما گئیں۔ موصوفہ مکرم محمد شریف آف احمد موٹرز راولپنڈی کی والدہ تھیں ان کا جنازہ 96-3-26 کو بعد عصر مکرم صوبیدار ریٹائرڈ صلاح الدین صاحب نے پڑھایا موصوفہ موصیہ تھیں ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور آخر میں مکرم عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مورخہ 2 اپریل 1996ء کو مکرم نصیر الدین بٹ صاحب ابن مکرم ضیاء الدین صاحب بٹ بعمر 48 سال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ مکرم سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے پڑھایا۔ بعد ازاں قبرستان ربوہ میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم آصف چیمہ مربی سلسلہ کوئٹہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

سکن سپیشلسٹ کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبد الرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ مورخہ 96-4-19 بروز جمعہ فضل عمر ہسپتال میں ساڑھے نو بجے صبح تا 12-30 تک مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مسل نمبر 30568 میں اسد ظہور ولد چوہدری ظہور الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لدھڑ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ ایک کنال واقع چاہ یارو والا مالیتی۔/100000 روپے۔ اور زرعی زمین برقبہ ساڑھے تیرہ ایکڑ واقع چاہ یارو والا مالیتی۔/2025000 روپے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسد ظہور موضع لدھڑ p.o خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 محمد اسحاق وصیت نمبر 21788 گواہ شد نمبر2 مرزا محمد اسماعیل صدر جماعت احمدیہ پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 30569 میں جاوید اقبال ولد غلام نبی صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ دار الفتوح ربوہ مالیتی۔/100000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقعہ چک نمبر ر۔ب/215 ضلع فیصل آباد مالیتی۔/120000 روپے 3۔ مکان رہائشی برقبہ 4 مرلہ واقعہ ایکس بلاک گلی نمبر25۔ 11/9 بی مدینہ ٹاؤن فیصل آباد مالیتی۔/200000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/420000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جاوید اقبال 2۔X 11/9۔B مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر1 میاں غلام احمد ولد احمد دین S W 29 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد گواہ شد نمبر2 شیخ نذیر احمد خیابان 29۔A ذیشان روڈ فیصل آباد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان واقع سیز فائر لائن پر بھارتی فوج نے مسلسل گولہ باری کی۔ جواب میں پاکستانی فوجوں کی بھارتی فوجوں سے جھڑپ ہو گئی۔ چکوٹھی' سماہنی' بھلانہ 'پانڈو سیکٹر میں دیہات پر بھارتی توپ خانہ گولہ باری کر رہا ہے۔ ایک شہری شہید ہو گیا۔ سرحدی علاقوں میں افواہ پھیل گئی کہ پاک بھارت جنگ شروع ہو گئی ہے۔ آزاد کشمیر میں تباہی پھیلانے کا بھارتی منصوبہ ناکام بنا دیا گیا۔ اسلحہ اور بارودی سرنگیں پکڑی گئیں۔

○ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دیں گے۔ جمہوری استحکام اور محاذ آرائی ختم کرنے کے لئے صدر اپنا کردار ادا کریں گے۔ وزیر اعظم قومی سیاستدانوں سے الگ الگ مذاکرات کریں گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے دہشت گردی میں مسلم لیگ ملوث ہے۔ کئی دہشت گرد پکڑ لئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ سیاستدانوں کا احتساب کرنے والا ٹربیونل چیف جسٹس کے تقرر کے بعد قائم ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

○ جنوبی لبنان پر تیسرے روز بھی اسرائیل نے بمباری جاری رکھی۔ ایمبولینسوں اور شام کے اسلحہ ڈپو پر حملے سے درجنوں افراد ہلاک و زخمی ہو گئے۔ ایمبولینس پر حملہ سے 6۔ افراد جل کر کوئلہ بن گئے۔ مرنے والوں کی تعداد 25 اور زخمیوں کی 75 ہو گئی۔ جنوبی لبنان کے دیہاتیوں کو کہا گیا کہ وہ علاقہ چھوڑ جائیں۔ حزب اللہ نے جوابی کارروائی کر کے اسرائیلی ہیلی کاپٹر اور ٹینک تباہ کر دیا۔ تل ابیب پر پر بھی حملے کی دھمکی دی ہے۔ لبنان نے سلامتی کونسل کا ہنگامی اجلاس بلانے کا مطالبہ کر دیا۔ اسرائیل یہ حملے ایران نواز شیعہ حزب اللہ کے حملوں کے جواب میں کر رہا ہے۔ جو آئے دن لبنان سے اسرائیل میں داخل ہو کر اسرائیلی شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے رہنما جاوید اشرف کے کیس کی تحقیقات اب ہائیکورٹ کے تین جج کریں گے۔ جسٹس منیر اے شیخ کی سربراہی میں ٹربیونل بنا دیا گیا ہے اس میں جسٹس میاں اللہ نواز اور جسٹس احسان الحق بھی شامل ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ بیرون ملک سرکاری وفود کو شراب اور ڈانس سے فرصت نہیں ہے مسئلہ کشمیر پر اب ایران اور چین کی حمایت بھی حاصل نہیں رہی۔

○ عالمی بینک کے سینیئر نائب صدر مسٹر شاہد جاوید برکی نے کہا ہے کہ ملک کا معاشی مستقبل بہتر نظر نہیں آ رہا۔ ٹیکسوں کی شرح بڑھانے کی بجائے بنیاد وسیع کی جائے۔ زرعی شعبہ کو پوری طرح "ٹیکس نیٹ" میں لایا جائے۔ زراعت کے تمام شعبوں پر ٹیکس کی مساوی شرح مقرر کی جائے۔ سخت اقدامات کئے جائیں۔ پاکستان یکطرفہ طور پر دفاعی اخراجات کم نہ کرے۔ تمام حالات جس طرف جا رہے ہیں اس کا تقاضا ہے کہ دفاعی اخراجات کم کئے جائیں۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ موجودہ حالات کالا باغ ڈیم کے لئے موزوں ہیں۔ ڈیم نہ بنا تو ملکی اتحاد خطرے میں پڑ جائے گا۔ وزیر اعظم کا تعلق سندھ سے ہے۔ پنجاب تعمیر کے لئے تیار ہے۔ بلوچستان کو اعتراض نہیں۔ سرحد کو آمادہ کیا جا سکتا ہے۔ سیاسی و حکومتی اعتبار سے ہر کوئی اس کی تعمیر ملکی مفاد میں سمجھتا ہے۔ لیکن اقتدار کا رسک کوئی نہیں لیتا۔ انہوں نے کہا کہ اکیسویں صدی کی سیاست "پانی" ہو گا۔ دنیا بھر میں ڈیم بن رہے ہیں لیکن 30 کھرب روپے کا پانی ہر سال ضائع ہو جاتا ہے۔ واپڈا کے سابق چیئرمین جنرل زاہد علی اکبر نے کہا کہ ڈیم نہ بنا تو ہمارے بچے ہمیں معاف نہیں کریں گے۔

○ شارجہ کے کرکٹ ون ڈے' کپ میں جنوبی افریقہ نے پاکستان کو 143 رنز سے ہرا دیا۔ جنوبی افریقہ کے 314 رنز کے جواب میں پاکستانی ٹیم صرف 171 رنز بنا سکی۔

○ کراچی میں آپریشن مڈنائٹ کے دوران ایم کیو ایم کے جنرل سیکرٹری اور سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مسٹر عمران فاروق چھاپے سے ایک گھنٹہ قبل اور اجمل پہاڑی گھیرا کر توڑ کر فرار ہو گئے۔ ایم کیو ایم کے یونٹ انچارج سمیت 45۔ افراد گرفتار ہو گئے۔ اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری قیادت نے حکومت کی طرف سے "سیکورٹی کور" فراہم کرنے کی چال مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ بھارت تحفظ کے بہانے حریت کانفرنس کے رہنماؤں کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا چاہتا ہے تاکہ تحریک آزادی کو سبوتاژ کر سکے ایک طرف کشمیری قیادت پر حملوں کے لئے حکومت نے اجرتی قاتلوں کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں دوسری طرف وہ حفاظتی پیشکش کر رہا ہے۔ ہم اس چال میں نہیں آئیں گے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار سکندر حیات نے کہا ہے کہ ہم کشمیر کو پاکستان کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔ تھرڈ آپشن کی کوئی گنجائش نہیں۔

○ بنگلہ دیش کی عوامی لیگ کی سربراہ مسز شیخ حسینہ واجد نے کہا ہے کہ بھارت کی بجائے پاکستان سے دوستی کو ترجیح دیں گے ہندوستان کے ساتھ دوستی کے معاہدہ کی تجدید نہیں ہو گی بنگلہ دیش کے عوام کے ساتھ پاکستان کی محبت کا جذبہ پھر حاوی ہو گیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صف اول کے لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی نے لاہور میں دربار لگا کر عدلیہ کے ججوں کے بارے میں جو زبان استعمال کی ہے وہ اس کی آمرانہ پالیسیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ انہوں نے کہا فوج اقتصادی سرحدوں کا بھی دفاع کرے۔ قومی اسمبلی میں زیر تشکیل پریشر گروپ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اس کی تشکیل میں پیپلز پارٹی کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر وفاق کی علامت ہیں انہیں اپنے منصب کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں۔ جب ان کے استعفے کا مطالبہ کیا گیا تھا اس وقت حالات اور تھے۔

○ اردن نے امریکی طیاروں کو اپنے ہوائی اڈے استعمال کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ طیارے جنوبی عراق میں نو فلائی زون کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

○ بھارتی وزیر اعظم مسٹر نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ پاکستان کو مہم جوئی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑے گی۔ بھارت کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر تشویش ہے۔ اس نے ایٹمی ہتھیاروں کا پروگرام جاری رکھا تو بھارت اپنی پالیسی پر نظر ثانی پر مجبور ہو گا۔ انہوں نے بھارتی انتخابات کی مہم میں اپنی پارٹی کے انتخابی منشور کا اعلان کیا اور کہا کہ میرے خلاف کوئی الزام ثابت ہو گیا ہوتا تو استعفیٰ دے چکا ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ حوالہ سکینڈل میں ملوث وزراء کے رشتہ داروں کو ٹکٹ اس لئے دیئے گئے ہیں کہ باپ کے گناہ کی سزا اولاد کو نہیں دی جا سکتی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن بحران پیدا کرنے کی کوششوں میں ناکام رہی ہے۔ آئندہ بھی ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ اپوزیشن سنجیدہ نہ ہوئی تو عوام اس کا احتساب کریں گے۔ پارلیمنٹ کو سیاسی اکھاڑہ نہیں بننے دیں گے۔ سیاست میں دہشت گردی برداشت نہیں کریں گے۔ سیاسی جماعتیں پر امن سیاست کو اپنا شعار بنائیں۔ حزب اختلاف جمہوری آئینی اور قانونی طریقہ سے ہماری حکومت کو ہٹانے کی قوت نہیں رکھتی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے صدر مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ اگر مسلم لیگ (ن) اتحاد چاہتی ہے تو قیادت تبدیل کر لے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے منظور احمد وٹو کو نہیں نکالا وہ خود ہی چلے گئے۔

○ وزیر اعظم کی زیر صدارت جمعرات کو ہونے والے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ حکومت شہباز شریف کی درخواست ضمانت کی مخالفت نہیں کرے گی۔

○ لاہور سمیت پنجاب کے متعدد علاقوں میں زلزلہ آیا۔ زلزلے کا مرکز حافظ آباد تھا۔ تیرہ روز کے دوران اس علاقے میں یہ دوسرا زلزلہ تھا۔

○ پیپلز پارٹی کے سیمینار میں مقررین نے کہا ہے کہ عدالتوں نے کبھی انصاف نہیں کیا۔ اگر فوجی اور سیاسی آمریت غلط ہے تو ہمیں ان کی جوڈیشل آمریت بھی قبول نہیں ہے۔ پارلیمنٹ کا اختیار اور کسی کو نہیں دیں گے۔ چاہے وہ فوج ہو یا عدلیہ۔ مقررین نے کہا کہ جتنے دن رہیں گے عزت سے حکومت کریں گے جو آئین توڑ چکے ہیں۔ فوجیوں کے ساتھی رہ چکے ہیں۔ ان کے پاس کوئی اختیار نہیں کہ منتخب وزیر اعظم کی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ مسلط کر سکیں۔ جب عوامی حکومت آتی ہے جج عوام کے خلاف سازشیں شروع کر دیتے ہیں۔

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضلِ خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار۔ ربوہ

جسم کو مضبوط، خوبصورت، طاقتور بنائیں
سپر فولادی کیپسول
کمی خون ضعف جگر۔ گرمی جگر۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ (چھائیاں) یعنی چہرے کے بدنما داغوں کیلئے
قیمت =/110
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زد جام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534